Name of Scholar: **Yasir Abbas**
Name of Supervisor: **Prof. Iraq Raza Zaidi**
Name of the Department: Department of Persian, Faculty of humanities & languages
Title: “A Critical Study of Persian Works of Mirza Salamat Ali dabir”

Abstract

Keywords: Persian, Poetry, Dabir, Lucknow, Ali, Yasir

ہندوستان میں فارسی زبان وادب کی ترقی و ترویج غزنوی دور کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے۔ جس میں پنجاب اور ملتان کو مرکزیت حاصل رہی۔ سکندر لودی نے فارسی کو سرکاری ودرباری زبان کا درجہ دیا تواس کی ترقی میں چار چاند لگنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ لودیوں کو شکست دینے کے بعد جب مغلوں نے ہندوستان پر اقتدار حاصل کیا تو یہ دور فارسی زبان و ادب کا ”عہد زرین“ کہلایا۔ مغلیہ سلطنت جب تک محکم و مستحکم رہی فارسی بھی بام عروج پر رہی لیکن سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتھ ساتھ فارسی زبان وادب بھی روبہ زوال ہونے لگا اور فارسی کی جگہ اردو زبان رواج پانے لگی۔ ۱۹ویں صدی میں اردو اس قدر عام ہو چکی تھی کہ بڑے بڑے شعراء اپنی موزوں طبیعت کی جولانیاں اردو زبان میں دکھانے لگے تھے لیکن مراسلات کے لئے فارسی زبان کا استعمال قدرے کم ہونے کے باوجود جاری وساری تھا۔ مرزا دبیر بھی انہیں شعراء میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی طبیعت کی موزونیت کو اردو زبان میں آزمایا لیکن چونکہ فارسی مرزا دبیر کی مادری زبان تھی اور فارسی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی تھی لہذا فارسی زبان میں بھی طبع آزمائی کی۔

زیر نظر تحقیقی مقالہ بہ عنوان **”اے کریٹیکل اسٹڈی آف پرشین ورکس آف مرزا سلامت علی دبیرؒ“** پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: لکھنؤ کے سیاسی وسماجی حالات

اس باب میں شہر ادب لکھنؤ کے سیاسی وسماجی حالات کا جائزہ پیش کرنے سے پہلے شہر لکھنؤ کی وجہ تسمیہ اور اس کی قدامت پر قدرے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نوابین اودھ میں پہلے نواب سعادت خان برہان الملک سے لے کر نواب ابو المنصور واجد علی شاہ کے مختصر حالالت قلمبند کئے گئے ہیں۔ جو ۱۷۲۲ء سے ۱۸۵۶ء تک محیط ہے۔

باب دوم: سوانح حیات مرزا سلامت علی دبیرؒ

اس باب میں مرزا سلامت علی دبیرؒ کے احوال و آثار کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مرزا دبیرؒ اپنے عہد کی ممتاز شخصیت ہیں۔ مرزا دبیرؒ کی ولادت ۱۱ جمادی الاول ۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۳ء کو ”بلی ماران“ دہلی میں ہوئی۔ مرزا دبیرؒ کے اجداد ایران کے مشہور شہر شیراز کے باشندے تھے جہاں وہ ہمیشہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ مرزا دبیرؒ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ ان میں صلہ رحمی، کنبہ پروری، اخلاق و مروت جیسی تمام صفات حسنہ بدرجہ اتم موجود تھیں۔

باب سوم: مرزا سلامت علی دبیرؔ کے چند ہم عصر مشہور و معروف فارسی گو شعراء

مندرجہ باب میں مرزا دبیرؔ کے ان معاصر شعراء کا ذکر کیا گیا ہے جو ذوالّلسانین تھے یعنی اردو و فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ اس وقت کے اہم ذوالّلسانین شعراء میں شیخ امام بخش ناسخ، مرزا اسد اللہ خاں غالب، میر مظفر علی اسیر، نواب واجد علی شاہ اختر، موہن لعل انیس، انشاء اللہ خاں انشاء، جسونت سنگھ پروانہ اور شاگردان دبیرؔ میں مرزا محمد جعفر اوج اور میر صفیر بلگرامی کے نام قابل ذکر ہیں۔

باب چہارم: مرزا سلامت علی دبیرؔ کے فارسی کلام کا تنقیدی جائزہ

یہ باب اس مقالے کا اہم باب ہے۔ اس میں مرزا دبیرؔ کے فارسی کلام (حصہ نظم) کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مرزا دبیر نے تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی۔ جن میں فارسی مرثیہ، رباعیات، قطعات، ترجیع بند، نوحے اور تضمین کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ فارسی زبان میں مرثیہ کا کوئی مخصوص قالب یا مخصوص ہیئت نہیں ہے۔ اردو زبان میں بھی مرثیہ کی کوئی مخصوص ہیئت نہیں تھی۔ مرثیہ کی موجودہ و مروجہ ہیئت مرزا محمد رفیع سودا کی دین ہے جسے میر خلیق و میر ضمیر نے آگے بڑھایا اور ان دونوں کے بعد ان کے شاگردان میر انیس و مرزا دبیر نے بام عروج تک پہنچایا۔ اس باب میں محتشم کاشانی و مقبل اصفہانی جیسے فارسی کے مشہور و معروف شاعروں کے مرثیوں سے چند بند مثال میں پیش کر کے فارسی مرثیہ پر بحث کی گئی ہے۔ لیکن مرزا دبیر نے اپنا فارسی مرثیہ ترجیع بند میں موزوں کیا ہے جو مسدس کی شکل میں ہے۔

باب پنجم: مرزا سلامت علی دبیرؔ کے فارسی نثری آثار کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں مرزا دبیر کے فارسی نثری آثار کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے جن میں مرزا دبیر کے مکتوبات اور غیر مطبوعہ رسالے جیسے شاہکار شامل کیے گئے ہیں۔ مکتوبات کے مطالعہ سے مرزا دبیر کے اپنے دوستوں، شاگردوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا اندازہ ہوتا ہے۔ مرزا دبیر نے ایک رسالہ مرثیہ پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ یہ رسالہ ان کی نثر نگاری کا بہترین نمونہ ہے جس میں مرزا دبیر نے اس دور میں مرثیہ گوئی و مرثیہ خوانی پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے۔ اس کے علاوہ مرثیہ کے مضامین، مواد، مطالب اور ہیئت پر بحث کی ہے۔

کتابیات: اس مقالے کو مکمل کرنے کے لئے بہت سی کتابوں سے بالواسطہ اور بلا واسطہ استفادہ کیا گیا ہے اور ان کتابوں کے نام عصری تقاضوں کے مد نظر درج کئے دئے ہیں۔

مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی

مقالہ نگار: یاسر عباس

شعبہ فارسی، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔